”عقیدۂ ختم نبوت“
اور
صدر الشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ



پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

”عقیدۂ ختمِ نبوّت“

اور

صدرُالشریعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ

حالاتِ صدرُ الشریعہ

صدرِ شریعت، بدرِ طریقت، محسنِ اہلسنّت، خلیفہ اعلیٰ حضرت، مصنفِ بہارِ شریعت حضرتِ علامہ مولانا الحاج مفتی محمد امجد علی اعظمی رضوی سنّی حنفی قادِری برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ 1300ھ مطابق 1882ء میں مشرقی یوپی (ہند) کے قصبے گھوسی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والدِ ماجد حکیم جمال الدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دادا حُضُور خدا بخش رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فنِ طِب کے ماہِر تھے۔ اِبتدائی تعلیم اپنے دادا سے گھر پر حاصل کی پھر حضرت علامہ ہدایت اللہ خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے درسِ نظامی کی تکمیل کی۔ پھر دورہ حدیث کی تکمیل پیلی بھیت میں اُستاذُ المحدثین حضرت مولانا وصی احمد محدث سُورَتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کی۔

شیخِ طریقت امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خلیفہ صدرِ شریعت، پیرِ طریقت حضرتِ علاّمہ مولانا حافظ قاری محمد مُصلِحُ الدّین صِدّیقی القادِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے میں نے سنا ہے، وہ فرماتے تھے: مُصنّفِ بہارِ شریعت حضرتِ صدرُ الشّریعۃ مولٰینا محمد امجد علی اعظمی صاحِب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہمراہ مجھے مدینۃ الاولیا احمد آباد شریف (ھند) میں حضرت سیّدنا شاہ عالم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دربار میں حاضِری کی سعادت حاصِل ہوئی، ان دونوں تختوں کے نیچے حاضر ہوئے اور اپنے اپنے دِل کی دعائیں کرکے جب فارِغ ہوئے تو میں نے اپنے پیرو مرشِد حضرتِ صدرُ الشریعہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے عرض کی: حُضور! آپ نے کیا دعا مانگی؟ فرمایا: "ہر سال حج نصیب ہونے کی۔" میں سمجھا حضرت کی دُعا کا مَنشا یہی ہو گا کہ جب تک زِندہ رہوں حج کی سعادت ملے۔ لیکن یہ دُعا بھی خوب قبول ہوئی کہ اُسی سال حج کا قَصد فرمایا۔ سفینہ مدینہ میں سَوار ہونے کیلئے اپنے وطن مدینۃ العلماء گھوسی (ضلع اعظم گڑھ) سے بمبئی تشریف لائے۔ یہاں آپ کو نُمونیہ ہو گیا اور سفینے میں سوار ہونے سے قبل ہی 1367 کے ذیقعدۃُ الحرام کی دوسری شب 12 بجکر 26 مِنَٹ پر بمطابِق 6 ستمبر 1948 کو آپ وفات پا گئے۔

مقدمہ

ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کے آخری نبی ہیں اور آپ کے زمانے اور بعد میں بھی قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا یہ "عقیدۂ ختم نبوت" کہلاتا ہے اور اگر کوئی شخص مَعَاذَ اللہ نبوت کا دعویٰ کرے یا نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں یا بعد میں کسی کو نبی مانے یا یہ نظریہ رکھے کہ کوئی اور بھی نبی ہو سکتا ہے تو ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے، نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے اور بعد میں بھی کئی لوگوں نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے اور دنیا و آخرت میں ذلت و رسوائی کے مستحق ٹھہرے۔ برصغیر کے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کیلئے جہاں اور کئی فتنوں نے سر اٹھایا وہیں قادیان کے رہنے والے ایک معمولی انسان مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے اس جھوٹے دعوے کو ظلی و بروزی کا رنگ دے کر لوگوں کو بہکانے کی کوشش کی اس نے نبوت کے دعوے کے ساتھ ساتھ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور مقدس ہستیوں کی شانوں میں بھی بہت گستاخیاں کیں۔ اس فتنہ کو کچلنے اور مسلمانوں کے عقیدوں کے تحفظ کیلئے علمائے اہلسنّت نے اپنی تحریروں، تقریروں وغیرہ کے ذریعے بہت اہم کردار ادا کیا، امام اہلسنّت مولانا شاہ احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی رسائل و فتاوی لکھ کر بے دینیت کے اس طوفان کو روکا اور عوام کو خبردار کیا آپ کے بعد آپ کے جن شاگردوں نے اس موضوع پر کتابیں تحریر فرمائیں ان میں ایک نام صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی ہے جنہوں نے بہارِ شریعت کے پہلے حصے میں اہلسنّت کے عقائد بیان فرماتے ہوئے جہاں دیگر بدمذہبوں اور ان کے عقائد و نظریات کا ذکر فرمایا وہیں سب سے پہلے اس خبیث کے نظریات اس کی اپنی کتابوں سے نقل فرمائے تاکہ مسلمانوں کو اس کی اصلیت معلوم ہو، المدینۃ العلمیہ کے علمائے کرام نے تخریجوں کے ساتھ ساتھ اصل کتابوں کی اسکیننگ بھی حاشیے میں ڈال دی ہے تاکہ انکار کی گنجائش نہ رہے۔

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے اور صاحب بہارِ شریعت کے مزار پر انوار پر اپنی کروڑہا کروڑ رحمتوں اور برکتوں کی بارش نازل فرمائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عقیدۂ ختمِ نبوت بہارِ شریعت کی روشنی میں

عقیدہ ۳۲ جو شخص نبی نہ ہو اور نبوّت کا دعویٰ کرے، وہ دعویٰ کر کے کوئی محالِ عادی اپنے دعوے کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا، ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا۔

فائدہ: نبی سے جو بات خلافِ عادت قبلِ نبوّت ظاہر ہو، اُس کو اِرہاص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو، اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو، اُسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجّار یا کفّار سے جو اُن کے موافق ظاہر ہو، اُس کو اِستِدراج کہتے ہیں اور اُن کے خلاف ظاہر ہو تو اِہانت ہے۔

(بہارِ شریعت، ۱/۵۷-۵۸)

عقیدہ ۳۶ حضور، خَاتَمُ النَّبِیّٖن ہیں، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سلسلہ نبوّت حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر ختم کر دیا، کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا، جو حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوّت ملنا مانے یا جائز جانے، کافر ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۶۳)

بیشک زمین و آسمان اور جن واِنس و ملک سب ایک دن فنا ہونے والے ہیں، صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیے ہمیشگی وبقاہے۔(۱) دنیا کے فنا ہونے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔(ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ) علاوہ اُس بڑے دجّال کے اور تیس دجّال ہوں گے، کہ وہ سب دعوی نبوت کریں گے، حالانکہ نبوت ختم ہو چکی۔ جن میں بعض گزر چکے، جیسے مسیلمہ کذّاب، طلیحہ بن خوَیلد، اسود عنسی، سجاح عورت کہ بعد کو اسلام لے آئی، غلام احمد قادیانی وغیر ہم۔ اور جو باقی ہیں، ضرور ہوں گے۔ (بہارِ شریعت، ۱/۱۱۶-۱۱۸، ملتقطاً)

(۱) قادیانی: کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں، اس شخص نے اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور انبیائے کرام علیہم السلام کی شان میں نہایت بیباکی کے ساتھ گستاخیاں کیں، خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ وکلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیّبہ طاہرہ صدیقہ مریم کی شانِ جلیل میں تو وہ بیہودہ کلمات استعمال کیے، جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل ہل جاتے ہیں، مگر ضرورتِ زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے اُن میں کے چند بطورِ نمونہ ذکر کیے جائیں، خود مدّعیٔ نبوت بننا کافر ہونے اور ابدالآباد جہنم میں رہنے کے لیے کافی تھا، کہ قرآنِ مجید کا انکار اور حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے، مگر اُس نے اتنی ہی بات پر اکتفانہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سَر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے، کہ ہر نبی کی تکذیب مستقلاً کفر ہے، اگرچہ باقی انبیا و دیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو، بلکہ کسی ایک نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے [1]، چنانچہ آیہ:

﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ ِۣالْمُرْسَلِيْنَ ﴾ [2]

وغیرہ اس کی شاہد ہیں اور اُس نے تو صدہا کی تکذیب کی اور اپنے کو نبی سے بہتر بتایا۔ ایسے شخص اور اس کے متّبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا، بلکہ ایسے کی تکفیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہو کر جو شک کرے خود کافر۔ [3]

---

1 ...... في "تفسير النسفي"، پ۱۹، الشعرآء، ص۸۲۵، تحت الآية: ﴿ كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوحِ ِۣالْمُرْسَلِيْنَ ﴾......كانوا ينكرون بعث الرسل أصلاً، فلذا جمع، أو لأنّ من كذب واحداً منهم فقد كذب الكل؛ لأنّ كل رسول يدعو الناس إلى الإيمان بجميع الرسل).

وفي "تفسير البيضاوي"، ج۲، ص۲۷۳۔۲۷۴، تحت الآية: (﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ﴾ بأن يؤمنوا بالله ويكفروا برسله ﴿ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ﴾ نؤمن ببعض الأنبياء ونكفر ببعضهم ﴿ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا ﴾ طريقاً وسطاً بين الإيمان والكفر لا واسطة، إذ الحق لا يختلف فإنّ الإيمان بالله سبحانه وتعالى لا يتم إلّا بالإيمان برسله وتصديقهم فيما بلغوا عنه تفصيلاً أو إجمالاً، فالكافر ببعض ذلك كالكافر بالكلّ في الضلال كما قال الله تعالى: ﴿ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ﴾. و"الفتاوى الرضوية"، ج۱۵، ص۶۲۶.

2 ...... پ۱۹، الشعرآء: ۱۰۵.

3 ...... في "الدر المختار"، كتاب الجهاد، باب المرتد، ج۶، ص۳۵۶ ۔ ۳۵۷: (ومن شك في عذابه وكفره كفر).

وانظر للتفصيل رسائل إمام أهل السنة رحمه الله تعالى: "**السوء والعقاب على المسيح الكذّاب**"، ج۱۵، ص۵۷۱.

و"**قهر الديان على مرتد بقاديان**"، ج۱۵، ص۵۹۵، و"**الجراز الدياني على المرتد القادياني**"، ج۱۵، ص۶۱۱.

اب اُس کے اقوال سُنیے [1]:

”اِزالۂ اَوہام“ صفحہ ۵۳۳: (خدا تعالیٰ نے ”براہین احمدیہ“ میں اس عاجز کا نام اُمّتی بھی رکھا اور نبی بھی)۔ [2]

”انجام آتھم“ صفحہ ۵۲ میں ہے: (اے احمد! تیرا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو)۔ [3]

صفحہ ۵۵ میں ہے: (تجھے خوشخبری ہو اے احمد! تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے)۔ [4]

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں جو آیتیں تھیں انہیں اپنے اوپر جما لیا۔

”انجام“ صفحہ ۷۸ میں کہتا ہے:

﴿ وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱۰۷ ﴾ [5]

”تجھ کو تمام جہان کی رحمت کے واسطے روانہ کیا۔“ [6]

---

❶...... **نوٹ:** قادیانی شیطان کی تقریباً اَسّی ۸۰ سے زائد کتابیں ہیں، جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں: ”انجام آتھم“، ”ضمیمہ انجامِ آتھم“، ”کشتیٔ نوح“، ”اِزالۂ اَوہام“، ”دافع البلاء ومعیار اہل الاصطفاء“، ”اربعین“ اور ”براہین اَحمدیہ“ وغیرہا، ”روحانی خزائن“ نامی کتاب میں ان کتابوں کو تیئیس ۲۳ حصوں میں جمع کیا گیا ہے۔ نیز اس شیطان کے کئی اشتہارات ہیں جو تین ۳ حصوں میں جمع کیے گئے ہیں، اور مغلظات بھی ہیں، جنہیں دس ۱۰ حصوں میں ”ملفوظات“ کے نام سے جمع کیا گیا ہے۔

❷...... ”اِزالۂ اَوہام“ صفحہ ۵۳۳، بحوالہ ”روحانی خزائن“، ج ۳، ص ۳۸۶.

ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے اسی
لئے خدا تعالےٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔ اور یہ بھی

❸...... ”انجام آتھم“ صفحہ ۵۲، بحوالہ ”روحانی خزائن“، ج ۱۱، ص ۵۲:

یرفعُ اللہُ ذِکرك۔ وَیتمّ نعمته عَلَیْكَ فی الدنیا وَ الْاٰخرة۔ یَا اَحْمَدُ یتمّ
سامنے ہے خدا تیرے ذکر کو بلند کریگا اور دنیا اور آخرت میں اپنی نعمت تیرے پر پوری کرے گا۔ اے احمد تیرا نام پورا
اِسمكَ ولا یتمّ اِسْمِی۔ اِنی رافعُكَ اِلیّ۔ اَلقیتُ عَلَیْكَ محبّةً مِنّی۔
ہوجائیگا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔ میں تجھے اپنی طرف اُٹھانیوالا ہوں۔ میں نے اپنی محبت کو تجھ پر ڈال دیا۔

❹...... ”انجام آتھم“ صفحہ ۵۵، بحوالہ ”روحانی خزائن“، ج ۱۱، ص ۵۵:

اِلَیكَ۔ اَلَا اِنّ نصرَ اللہِ قریب۔ کَمِثلكَ دُرٌّ لَا یُضاع۔ بشرٰی لكَ
طرف چلا آتا ہے۔ خبردار خدا کی مدد قریب ہے۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔ تجھے
یا اَحمدی۔ انتَ مُرادِی ومعی۔ اِنّی ناصرك۔ اِنّی حافظك
خوشخبری ہو اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ میں تیرا مددگار ہوں۔ میں تیرا حافظ ہوں

❺...... پ ۱۷، الانبیآء: ۱۰۷.

❻...... ”انجام آتھم“ صفحہ ۷۸، بحوالہ ”روحانی خزائن“، ج ۱۱، ص ۷۸۔

نیز یہ آیۂ کریمہ ﴿ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوۡلٍ یَّاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِی اسۡمُہٗۤ اَحۡمَدُ ؕ ﴾[1] سے اپنی ذات مراد لیتا ہے۔[2]

"دافع البلاء" صفحہ ٦ میں ہے: مجھ کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

(أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ أَوْلَادِي أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْکَ).

(یعنی اے غلام احمد! تو میری اولاد کی جگہ ہے تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں)۔[3]

"اِزالۂ اَوہام" صفحہ ٦٨٨ میں ہے:

(حضرت رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اِلہام ووحی غلط نکلی تھیں)۔[4]

صفحہ ٨ میں ہے:

(حضرت مُوسیٰ کی پیش گوئیاں بھی اُس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں، جس صورت پر حضرت مُوسیٰ نے اپنے دل میں

---

1 ...... پ٢٨، الصف: ٦.

2 ...... "روحاني خزائن"، ج١١، ص٧٨. و"توضيح المرام"، ص١٦٣، مطبوعه رياض الهند امرتسر.

3 ...... "دافع البلاء" صفحہ ٦، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج١٨، ص٢٢٧۔

انت منّی بمنزلۃ اولادی۔ انت منّی وانا منك۔
تُو مجھ سے ایسا ہی جیسا کہ اولاد۔ تُو مجھ میں سے ہے اور مَیں تجھ میں سے ہوں۔

4 ...... "اِزالۂ اَوہام" صفحہ ٦٨٨، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج٣، ص٤٧١:

ص ٦٨٨
جو عملی طور پر سکھلائے نہیں جاتے اور نہ اُن کی جزئیات مخفیہ سمجھائی جاتی ہیں۔ انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکانِ سہو و خطا ہے۔ مثلاً اس خواب کی بنا پر جس کا قرآن کریم میں ذکر ہے جو بعض مومنوں کے لئے موجب ابتلاء کا ہوئی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کا قصد کیا اور کئی دن تک منزل بمنزل طے کر کے اس بلدہ مبارکہ تک پہنچے مگر کفار نے طواف خانہ کعبہ سے روک دیا اور اُس وقت اس رؤیا کی تعبیر ظہور میں نہ آئی۔ لیکن کچھ شک نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِسی امید پر یہ سفر کیا تھا کہ اب کے سفر میں ہی طواف میسّر آجائے گا اور بلاشبہ رسول اللہ صلعم کی خواب وحی میں داخل ہے لیکن اس وحی کے اصل معنے سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا بھی تو خدا جانے کئی روز تک مصائب سفر اُٹھا کر مکہ معظمہ میں پہنچے۔

اُمید باندھی تھی، غایت مافی الباب [1] یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں)۔ [2]

"اِزالۂ اَوہام" صفحہ ۷۵۰ میں ہے:

(سورۂ بقر میں جو ایک قتل کا ذکر ہے کہ گائے کی بوٹیاں نعش پر مارنے سے وہ مقتول زندہ ہو گیا تھا اور اپنے قاتل کا پتا دے دیا تھا، یہ محض موسیٰ علیہ السلام کی دھمکی تھی اور علمِ مسمریزم [3] تھا)۔ [4]

اُسی کے صفحہ ۷۵۳ میں لکھتا ہے:

(حضرت اِبراہیم علیہ السلام کا چار پرندے کے معجزے کا ذکر جو قرآن شریف میں ہے، وہ بھی اُن کا مسمریزم کا عمل تھا)۔ [5]

---

1 ...... اس بارے میں نتیجہ اور انتہاء۔

2 ...... "اِزالۂ اَوہام" صفحہ ۸، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۳، ص ۱۰۶:

صہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے حضرت موسیٰ کی بعض پیشگوئیاں بھی اس صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دل میں اُمید باندھ لی تھی۔ غایت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیشگوئیاں اَوروں سے زیادہ غلط نکلیں مگر یہ غلطی نفسِ الهام

3 ...... مسمریزم: ڈاکٹر مسمر باشندہ آسٹریا کا ایجاد کیا ہوا ایک علم جس میں تصور یا خیال کا اثر دوسرے کے دل پر ڈال کر پوشیدہ اور آئندہ کے حالات پوچھے جاتے ہیں. "فیروز اللغات"، ص ۱۲۴۷.

4 ...... "اِزالۂ اَوہام" صفحہ ۷۵۰، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۳، ص ۵۰۴:

اب اس قصے سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ صرف ایک دھمکی تھی کہ تا چور بیدل ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے۔ لیکن ایسی تاویل سے عالم الغیب کا عجز ظاہر ہوتا ہے اور ایسی تاویلیں وہی لوگ کرتے ہیں کہ جن کو عالم ملکوت کے اسرار سے حصہ نہیں۔ اصل حقیقت یہ ہی کہ یہ طریق علم عمل الترب تھا جنی مسمریزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات

5 ...... "اِزالۂ اَوہام" صفحہ ۷۵۳، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۳، ص ۵۰۶:

کہ جو قرآن کریم میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ اُن کو اجزا متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑیوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر وہ بلانے سے آ گئے تھے یہ بھی عمل الترب کی طرف اشارہ ہے کیونکہ عمل الترب کے تجارب بتلا رہے ہیں کہ انسان میں جمیع کائنات الارض کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے ایک قوت مقناطیسی ہے اور ممکن ہے کہ انسان کی قوت مقناطیسی اس حد تک ترقی کرے کہ کسی پرند یا چرند کو صرف توجہ سے اپنی طرف کھینچ لے۔ فتدبروا ولا تغفل۔

صفحہ ۶۲۹ میں ہے:

(ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اُس کی فتح کے بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور بادشاہ کو شکست ہوئی، بلکہ وہ اسی میدان میں مرگیا)۔ (1)

اُسی کے صفحہ ۲۸، ۲۶ میں لکھتا ہے:

(قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں اور قرآنِ عظیم سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے)۔ (2)

اور اپنی ''براہینِ احمدیہ'' کی نسبت ''اِزالہ'' صفحہ ۵۳۳ میں لکھتا ہے:

(براہینِ احمدیہ خدا کا کلام ہے)۔ (3)

---

1 ...... ''اِزالۂ اَوہام''، ۶۲۹، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۳، ص ۴۳۹:

خط دوم قرنتھیاں باب ۱۴ آیت ۱۴۔ اور مجموعہ توریت میں سے سلاطین اول باب بائیس
آیت انیس میں لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے
بارے میں پیشگوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے اور بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اُسی میدان
میں مرگیا اس کا سبب یہ تھا کہ در اصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری

2 ...... ''اِزالۂ اَوہام''، ۲۶۔۲۸، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۳، ص ۱۱۵۔۱۱۶:

تہذیب کے برخلاف ہے لیکن خدائے تعالیٰ نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا
نام کلب اور خنزیر رکھا اور ابوجہل تو خود مشہور ہے ایسا ہی ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت
الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں استعمال کئے ہیں جیسا کہ فرماتا ہے فلا
تطع المکذبین ودوا لو تدھن فیدھنون ولا تطع کل حلاف مھین
ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذالک زنیم ....

قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا
غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اُس سے بے خبر نہیں رہ سکتا۔ مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک
۲۶ کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا
ہے جیسا کہ فرماتا ہے اولئک علیھم لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین
خالدین فیھا۔ الجزو ۲ سورۃ بقرہ۔ اولئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللعنون

3 ...... ''اِزالۂ اَوہام'' صفحہ ۵۳۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۳، ص ۳۸۶:

ایک شان نبوت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے اسی
لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی اور یہ بھی

''اَربعین''، نمبر۲ صفحہ ۱۳ پر لکھا:

(کامل مہدی نہ موسیٰ تھا نہ عیسیٰ)۔[1] اِن اُولوالعزم مرسَلین کا ہادی ہونا درکنار، پورے راہ یافتہ بھی نہ مانا۔

اب خاص حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی شان میں جو گستاخیاں کیں، اُن میں سے چند یہ ہیں۔

''معیار'' صفحہ ۱۳:

(اے عیسائی مِشنریو! اب ربّنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے، جو اُس مسیح سے بڑھ کر ہے)۔[2]

صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں ہے:

(خدا نے اِس امت میں سے مسیح موعود بھیجا، جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تا یہ اِشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنی وہ کیسا مسیح ہے، جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے)۔[3]

---

1 ...... ''اَربعین''، نمبر۲ ص۱۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج۱۷، ص۳۶۰:

ہے۔ مہدی کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک پہلو سے آدم وقت ہو حقیقی اور کامل مہدی نہ موسیٰ تھا کیونکہ اس نے صحف ابراہیم وغیرہ پڑھے تھے۔ اور نہ عیسیٰ تھا کیونکہ اُس نے توریت اور صحف انبیاء پڑھے تھے۔ حقیقی اور کامل مہدی دنیا میں صرف ایک ہی

2 ......''معیار'' ص۱۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج۱۸، ص۲۳۳:

شفاعت ہے۔ اے عیسائی مشنریو! اب ربّنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اُس مسیح سے بڑھکر ہے۔ اور اے قوم شیعہ! اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے

3 ...... ''معیار'' ص۱۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج۱۸، ص۲۳۳۔۲۳۴:

اُس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا۔ خدا نے اِس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا۔ جو اُس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے اور اُس نے اِس دُوسرے
صفحہ ۱۴ مسیح کا نام غلام احمدؐ رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمدؐ کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا یعنے وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قُرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمدؐ کے غلام سے بھی کمتر ہے۔ اے عزیزو! یہ بات غصّہ کرنے کی نہیں۔ اگر

''کشتی''، صفحہ ۱۳ میں ہے:

(مثیلِ موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیلِ ابنِ مریم، ابنِ مریم سے بڑھ کر)۔ (1)

نیز صفحہ ۱۶ میں ہے:

(خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیحِ محمدی، مسیحِ مُوسِوی سے افضل ہے)۔ (2)

''دافع البلاء'' صفحہ ۲۰:

(اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو! میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اُس سے بھی بہتر ہے، جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام ۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو

اُس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں)۔ (3)

---

1 ...... ''کشتیِ نوح''، ص۱۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج۱۹، ص۱۴:

وہ متاع پائے جسکو موسٰی کا سلسلہ کھو چکا تھا۔ اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائم مقام ہے مگر شان میں
ہزارہا درجہ بڑھکر۔ مثیلِ موسٰی موسٰی سے بڑھکر۔ اور مثیلِ ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر۔ اور وہ مسیح موعود

2 ...... ''کشتیِ نوح''، ص۱۶، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج۱۹، ص۱۷:

جبتک عیسٰی کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے
مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔ لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت

3 ...... ''دافع البلاء'' صفحہ ۲۰، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج۱۸، ص۲۴۰_۲۴۱:

کے رُو سے واحد لاشریک ہے۔ اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اُس کا ثانی پیدا کرونگا جو اُس
سے بھی بہتر ہے۔ جو غلام احمدؐ ہے یعنے احمدؐ کا غلام۔

زندگی بخش جامِ احمدؐ ہے — کیا ہی پیارا یہ نامِ احمدؐ ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا — سب سے بڑھکر مقامِ احمدؐ ہے
باغِ احمدؐ سے ہم نے پھل کھایا — میرا بُستاں کلامِ احمدؐ ہے
ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو — اُس سے بہتر غلامِ احمدؐ ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کے رُو سے خدا کی تائید مسیح ابنِ مریم سے
بڑھکر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔ خدا نے ایسا کیا نہ میرے لئے بلکہ اپنے نبی

"دافع البلاء" ص ۱۵:

(خدا تو، بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے، لیکن ایسے شخص کو دوبارہ کسی طرح دنیا میں نہیں لاسکتا، جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے)۔ (1)

"انجام آتھم" ص ۴۱ میں لکھتا ہے:

(مریم کا بیٹا کُشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا)۔ (2)

"کشتی" ص ۵۶ میں ہے:

(مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اگر مسیح ابنِ مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کلام جو میں کر سکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں، وہ ہرگز دِکھلا نہ سکتا)۔ (3)

"اعجاز احمدی" ص ۱۳:

(یہود تو حضرت عیسٰی کے معاملہ میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ "ضرور عیسٰی نبی ہے، کیونکہ قرآن نے اُس کو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل اُن کی نبوت

---

1 ......"دافع البلاء"، صفحہ ۱۵، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۱۸، ص ۲۳۵:

گیا کس قدر ظلم ہی۔ خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہی لیکن ایسے شخص کو
کسی طرح دوبارہ دُنیا میں نہیں لاسکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دُنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

2 ......"اَنجام آتھم"، صفحہ ۱۵، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۱۱، ص ۴۱:

ہم نے بار بار سمجھایا کہ عیسٰی پرستی بت پرستی اور رام پرستی سے کم نہیں۔ اور مریم کا
بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ مگر کیا کبھی آپ لوگوں نے توجہ کی۔ یوں

3 ......"کشتیِ نوح"، ص ۵۶، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج ۱۹، ص ۶۰:

ایلیا نبی۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جسکے ہاتھ میں میری جان ہی کہ اگر مسیح ابن مریم میرے
زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا۔ اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے
ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔ اور خدا کا فضل اپنے سے زیادہ مجھ پر پاتا۔ جبکہ میں ایسا ہوں تو اب

پر قائم نہیں ہوسکتی، بلکہ ابطالِ نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں)۔[1]

اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض، صحیح ہونا بتایا اور قرآن عظیم پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے جس کے بُطلان پر دلیلیں قائم ہیں۔

ص ۱۴ میں ہے:

(عیسائی تو اُن کی خدائی کو روتے ہیں، مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں)۔[2]

اُسی کتاب کے ص ۲۴ پر لکھا:

(کبھی آپ کو شیطانی اِلہام بھی ہوتے تھے)۔[3]

مسلمانو! تمھیں معلوم ہے کہ شیطانی اِلہام کس کو ہوتا ہے؟ قرآن فرماتا ہے:

﴿ تَنَزَّلُ عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍۙ(۲۲۲) ﴾[4]

”بڑے بہتان والے سخت گنہگار پر شیطان اُترتے ہیں۔“

---

1 ...... ”اِعجازِ احمدی“ ص ۱۳، بحوالہ ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۲۰:

مگر یہ لوگ صرف من گھڑت باتیں پیش کرتے ہیں۔ اور یہود تو حضرت عیسٰی کے معاملہ میں اور اُنکی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی انکا جواب دینے میں حیران ہیں بغیر اسکے کہ یہ کہدیں کہ ضرور عیسٰی نبی ہے کیونکہ قرآن نے اسکو نبی قرار دیا ہے اور کوئی دلیل انکی نبوت پر قائم نہیں ہوسکتی بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔ یہ

2 ...... ”اِعجازِ احمدی“ ص ۱۳، بحوالہ ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۲۱:

انکی نبوت پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں۔ عیسائی تو انکی خدائی کو روتے ہیں مگر یہاں نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہوسکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام

3 ...... ”اِعجازِ احمدی“ ص ۲۴، بحوالہ ”روحانی خزائن“، ج ۱۹، ص ۱۳۳:

آپ نے رجوع کرلیا کیونکہ انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔ اور مَیں نے شیطانی وسوسہ محض انجیل کی تحریر سے کہا ہے کیونکہ انجیل سے ثابت ہے کہ کبھی کبھی آپکو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے ※

4 ...... پ ۱۹، الشعرآء: ۲۲۲.

اُسی صفحہ میں لکھا: (اُن کی اکثر پیش گوئیاں غلطی سے پُر ہیں)۔(1)

صفحہ ۱۳ میں ہے:

(افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اُن کی پیش گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں، جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کر سکتے)۔(2)

صفحہ ۱۴: (ہائے! کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں، کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں)۔(3)

اس سے ان کی نبوت کا انکار ہے، چنانچہ اپنی کتاب ''کشتی نوح'' ص ۵ میں لکھتا ہے:

(ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں)۔(4)

اور ''دافع الوساوس'' ص ۳ و ''ضمیمۂ انجام آتھم'' ص ۲۷ پر اِس کو سب رُسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی اور ذلت کہتا ہے۔(5)

''دافع البلاء'' ٹائٹل پیج صفحہ ۳ پر لکھتا ہے:

---

1 ...... ''اِعجاز احمدی'' ص ۲۴، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۱۳۳:

جس نے کبھی نہ کبھی اپنے اجتہاد میں غلطی نہ کھائی ہو۔ مثلاً حضرت مسیحؑ جو خدا بنائے گئے اُن کی
اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔ مثلاً یہ دعویٰ کہ مجھے داؤد کا تخت ملیگا بجز اسکے ایسے دعویٰ

2 ...... ''اِعجاز احمدی'' ص ۱۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۱۲۱:

غرض قرآن شریف نے حضرت مسیح کو سچا قرار دیا ہے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ
ان کی پیشگوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح اُن کو دفع نہیں کر سکتے۔ صرف

3 ...... ''اِعجاز احمدی'' ص ۱۴، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۱۲۱:

نبوت بھی اُن کی ثابت نہیں ہو سکتی۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لیجائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔ اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرسکے

4 ...... ''کشتی نوح'' ص ۵، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۵:

کے وقت طاعون پڑیگی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ
نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں۔ اور نیز یہ بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الٰہی وعدہ کے مقابل اس لئے

5 ...... ''ضمیمۂ انجام آتھم'' ص ۲۷، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۳۱۱۔

(ہم مسیح کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا واللہ تعالیٰ اعلم، مگر وہ حقیقی منجی نہ تھا، حقیقی منجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا، مگر بُروز کے طور پر۔ خاکسار غلام احمد از قادیان۔[1]

آگے چل کر راست بازی کا بھی فیصلہ کر دیا، کہتا ہے:

(یہ ہمارا بیان نیک ظنّی کے طور پر ہے، ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہوں)۔[2]

اسی کے صفحہ ۴ میں لکھا:

(مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ کو اُس پر ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ (یحییٰ) شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہ سنا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اُس کے سر پر عطر مَلا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُس کے بدن کو چُھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ

---

1 ...... ''دافع البلاء''، ٹائٹل ص ۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۸، ص ۲۱۹_۲۲۰:

آگئے ہیں کہ ثابت ہو کہ سچا منجی کون ہے۔ ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راستباز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم۔ مگر وہ حقیقی منجی نہیں تھا۔ یہ اُس پر تہمت ہے کہ وہ حقیقی منجی تھا۔ حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمینِ حجاز میں پیدا ہوا تھا اور تمام دُنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ خدا اُس کی برکتوں سے تمام زمین کو متمتع کرے۔ آمین

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

2 ...... ''دافع البلاء''، ٹائٹل ص ۳، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۸، ص ۲۱۹:

یاد رہے کہ یہ جو ہم نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ کے بہت لوگوں کی نسبت اچھے تھے۔ یہ ہمارا بیان محض نیک ظنّی کے طور پر ہے۔ ورنہ ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راستباز اپنی راستبازی اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ص۳

سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام ''حصور'' رکھا، مگر مسیح کا نہ رکھا، کیونکہ ایسے قصّے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے)۔[1]

''ضمیمۂ انجام آتھم''، ص ۷ میں لکھا:

(آپ کا کنجریوں سے مَیلان اور صحبت بھی شاید اِسی وجہ سے ہو کہ جَدّی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اُس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر مَلے اور اپنے بالوں کو اُس کے پیروں پر مَلے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے)۔[2]

نیز اس رسالہ میں اُس مقدّس و برگزیدہ رسول پر اور نہایت سخت سخت حملے کیے، مثلاً شریر، مکار، بدعقل، فحش گو، بدزبان، جھوٹا، چور، خللِ دماغ والا، بدقسمت، نِرا فریبی، پیرو شیطان[3]، حد یہ کہ صفحہ ۷ پر لکھا: (آپ کا خاندان بھی نہایت پاک ومطہّر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ہوا)۔[4]

---

1 ...... ''دافع البلاء''، ٹائٹل ص ۴، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۸، ص ۲۲۰:

مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دُوسرے راستبازوں سے بڑھکر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اسپر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سُنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اُسکے سر پر عطر ملا تھا۔ یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اُسکے بدن کو چھُوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اُسکی خدمت کرتی تھی۔ اِسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اِس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو

2 ...... ''ضمیمۂ انجام آتھم'' ص ۷، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۲۹۱:

ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدّی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا۔ کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

3 ...... ''ضمیمۂ انجام آتھم''، ص ۶۔۷، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۲۹۱۔۲۹۲:

4 ...... ''ضمیمۂ انجام آتھم''، ص ۷، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۲۹۱:

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط

ہر شخص جانتا ہے کہ دادی باپ کی ماں کو کہتے ہیں تو اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے باپ کا ہونا بیان کیا، جو قرآن کے خلاف ہے۔

اور دوسری جگہ یعنی ''کشتی نوح''، صفحہ ۱۶ میں تصریح کر دی:

(یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں، یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں، یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے)۔ (1)

حضرت مسیح علیہ الصلاۃ والسلام کے معجزات سے ایک دم صاف انکار کر بیٹھا:

''انجامِ آتھم''، صفحہ ٦ میں لکھتا ہے: (حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہ ہوا)۔ (2)

صفحہ ۷ پر لکھا: (اُس زمانہ میں ایک تالاب سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، آپ سے کوئی معجزہ ہوا بھی تو وہ آپ کا نہیں، اُس تالاب کا ہے، آپ کے ہاتھ میں سِوا مکر و فریب کے کچھ نہ تھا)۔ (3)

---

1 ...... ''کشتی نوح''، ص ۱۶، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۹، ص ۱۸:

حاشیہ: یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔ چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس۔ اور دو بہنوں کے نام یہ تھے آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائیلز مطبوعہ لندن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔

2 ...... ''انجامِ آتھم''، ص ٦، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۲۹۰:

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور اُن کو حرام کار اور حرام

3 ...... ''انجامِ آتھم''، ص ٦، بحوالہ ''روحانی خزائن''، ج ۱۱، ص ۲۹۱:

بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اُسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے۔ کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہونگے اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

''اِزالہ'' کے صفحہ ۴ میں ہے:

(ماسوائے اِس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء یا غلط فہمی سے گڑھے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا، بلکہ مسیح کے معجزات پر جس قدر اعتراض ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خَوارق[1] پر ایسے شبہات ہوں، کیا تالاب کا قصّہ مسیحی معجزات کی رونق نہیں دُور کرتا)۔[2]

کہیں اُن کے معجزہ کو کَل[3] کا کھلونا بتاتا ہے[4]، کہیں مسمریزم بتا کر کہتا ہے:

(اگر یہ عاجز اِس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو اِن اعجوبہ نمائیوں میں ابنِ مریم سے کم نہ رہتا)۔[5]

اور مسمریزم کا خاصہ یہ بتایا:

(کہ جو اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے، وہ رُوحانی تاثیروں میں جو روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکمّا

---

1 ...... نبی کے معجزات۔

2 ......''اِزالۂ اَوھام''، ص۴، بحوالہ''روحانی خزائن''، ج۳،ص۱۰۵۔۱۰۶:

ظہور ہوگا ماسوا اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو اُن حواشی سے الگ کرکے دیکھا جائے
جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر
نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراضات اور شکوک پیدا ہوتے ہیں
میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیشگویوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے
ہوں کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دُور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال

3 ...... چابی۔

4 ......''اِزالۂ اَوھام''، ص۳۰۳، بحوالہ''روحانی خزائن''، ج۳،ص۲۵۴:

حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کَل کے دبانے
یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے یا اگر پرواز نہیں تو

5 ......''اِزالۂ اَوھام''، ص۳۱۰، بحوالہ''روحانی خزائن''، ج۳،ص۲۵۸:

عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و
توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان عجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا لیکن مجھے وہ روحانی طریق

ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گو مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت و توحید اور دینی استقامتوں کے دِلوں میں قائم کرنے میں اُن کا نمبر ایسا کم رہا کہ قریب قریب ناکام رہے)۔[1]

غرض اِس دجّال قادیانی کے مُزخرفات[2] کہاں تک گنائے جائیں، اِس کے لیے دفتر چاہیے، مسلمان اِن چند خرافات سے اُس کے حالات بخوبی سمجھ سکتے ہیں، کہ اُس نبی اُولوالعزم کے فضائل جو قرآن میں مذکور ہیں، اُن پر یہ کیسے گندے حملے کر رہا ہے...! تعجب ہے اُن سادہ لوحوں پر کہ ایسے دجّال کے متبع ہو رہے ہیں، یا کم از کم مسلمان جانتے ہیں...! اور سب سے زیادہ تعجب اُن پڑھے لکھے کٹ بگڑوں سے کہ جان بوجھ کر اس کے ساتھ جہنم کے گڑھوں میں گر رہے ہیں...! کیا ایسے شخص کے کافر، مرتد، بے دین ہونے میں کسی مسلمان کو شک ہوسکتا ہے۔ حَاشَ لِلّٰہ!

"مَنْ شَکَّ فِيْ عَذَابِہٖ وَکُفْرِہٖ فَقَدْ کَفَرَ."[3]

"جو اِن خباثتوں پر مطلع ہو کر اُس کے عذاب و کفر میں شک کرے، خود کافر ہے۔"

---

1 ...... "اِزالۂ اَوہام"، ص۳۱۰۔۳۱۱، بحوالہ "روحانی خزائن"، ج۳، ص۲۵۸:

مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت بُرا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی و دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی اُن روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتی ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے اور امر تنویر باطن اور تزکیہ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں انکی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔ لیکن ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چونکہ ان جسمانی امور کی طرف توجہ نہیں

2 ...... جھوٹی اور بیہودہ باتیں۔

3 ...... "الدر المختار"، کتاب الجهاد، باب المرتد، ج٦، ص٣٥٦۔٣٥٧.

و"الفتاوی الرضوية"، ج٢١، ص٢٧٩.

المآخذ والمراجع

نمبرشمار	أسماء الكتب	أسماء المؤلفين و المصنفين	المطبوعات
1	قرآن مجيد	كلام الهی	
2	تفسير البيضاوي	ناصر الدين عبد اللّٰه أبو عمر بن محمد الشيرازي البيضاوي المتوفى سنہ ٧٩١ھ	دار الفكر، بيروت سنہ ١٤٢٠ھ
3	تفسير النسفي	الإمام عبد اللّٰه بن أحمد بن محمود النسفي المتوفى سنہ ٧١٠ھ	دار المعرفة، بيروت سنہ ١٤٢١ھ
4	قهرالديان على مرتد بقاديان	أعلى حضرت إمام أحمد رضاخان عليه رحمة الرحمن المتوفى سنہ ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈيشن، لاهور
5	الجراز الدياني على المرتد القادياني	أعلى حضرت إمام أحمد رضاخان عليه رحمة الرحمن المتوفى سنہ ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈيشن، لاهور
6	السوء والعقاب على المسيح الكذاب	أعلى حضرت إمام أحمد رضاخان عليه رحمة الرحمن المتوفى سنہ ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈيشن، لاهور
7	الفتاوى الرضوية	أعلى حضرت إمام أحمد رضاخان عليه رحمة الرحمن المتوفى سنہ ١٣٤٠ھ	رضا فاؤنڈيشن، لاهور
8	الدر المختار	محمد بن علي المعروف بـ علاء الدين الحصكفي المتوفى سنہ ١٠٨٨ھ	دار المعرفة، بيروت سنہ ١٤٢٠ھ
9	بہارِشریعت	مولانا مفتى امجد على اعظمى المتوفى سنہ ١٣٦٧ھ	مكتبة المدينه، كراچى
10	إزاله أوهام	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	رياض الهند، امرتسر
11	أنجام آتهم	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	مطبع ضياء الإسلام، قاديان
12	دافع البلاء	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	مطبع ضياء الإسلام، قاديان
13	توضيح المرام	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	رياض الهند، امرتسر
14	أربعين	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	مطبع ضياء الإسلام، قاديان
15	معيار أهل الاصطفاء	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	مطبع ضياء الإسلام، قاديان
16	كشتئ نوح	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	مطبع ضياء الإسلام، قاديان
17	اعجاز أحمدي	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	مطبع ضياء الإسلام، قاديان
18	ضميمه انجام آتهم	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	مطبع ضياء الإسلام، قاديان
19	براهين أحمديه	مرزا غلام أحمد قادياني المتوفى سنہ ١٩٠١م	سفير هند پريس، امرتسر، پنجاب
20	روحاني خزائن	(مجموعۂ كتب ورسائل قادياني)	زیرِطبع، U.S.A